بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَاتِمُ النَّبِیّٖن،

یعنی کلامِ الٰہی میں

خَتمُ النبوۃ فی الاسلام کی بشارت

اِس کی مختصر توضیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سرورِ انبیا علیہ وعلیہم السلام کی وہ صفت بیان فرمائی جو حضرت موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام میں نہیں پائی گئی، مقصود یہ ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل موسیٰ وغیرہ کے نہ سمجھنا کہ اُن کی نبوت کا اثر اور فائدہ اُنکی زندگی تک محدود رہا تھا، اور اُن کے انتقال کے بعد دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی، محمد مصطفےٰ (علیہ الصلوٰۃ والثنا) کی وہ شان ہے کہ آپ کا آفتابِ نبوت قیامت تک درخشاں رہیگا اور آپکی امت اُس سے مستفید ہوتی رہیگی اور آپ کے ہدایات اور احکام کی تعلیم آپکے علماء کرام کرتے رہیں گے جو بجائے انبیا کے ہیں اور آپ کا سچا ماننے والا کسی طرح دائمی جہنم کا مستحق نہوگا، مرزا غلام احمد جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل قرار دیکر آپ کے بعد انبیا کا آنا قرار دیتا ہے اور اُن کے نہ ماننے سے آپ کی امت کو جہنمی کہتا ہے وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی امت کی نہایت ہتک کرتا ہے، اور حضور انور سرور انبیا اور آپ کی امت کو بہترین امت نہیں مانتا اور صریح آیات قرآنیہ کا منکر ہے، اب اُس کی زیادہ تشریح ملاحظہ ہو ؂

بعد حمدِ خدا و نعتِ سرورِ انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے **ناظرین** حق بیں بغور ملاحظہ کریں، لفظ **خَاتِمُ النَّبِیّٖن** جو اِس مضمون کے عنوان پر بقلم جلی لکھا گیا ہے عربی لفظ ہے اِس کے وہی معنی ہوں گے اور بالضرور وہی ہونا چاہیئیں جو عرب کے محاورہ اور اُن کی بول چال میں مروج تھے اور ابتک ہیں، کیونکہ قرآنِ مجید خاص محاورہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی وجہ سے کسی ذی علم یا بے علم کو جائز نہیں ہو سکتا کہ اُن معنی کو چھوڑکر دوسرے معنی بیان[1] کرے اور اگر ایسا کرے گا تو

---

[1] اِس کو اِس طرح سمجھ لینا چاہئے کہ غالب دہلوی کے رسالہ اردو معلی کے ہر جملہ کے وہی معنی ہوں گے جو اہلِ زبان دہلی سمجھتے ہیں اب اگر کوئی بنگالی یا کابلی اُس کے دوسرے معنی اپنے خیال کے بموجب کرنے لگے تو ہرگز وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوں گے بلکہ اُس کی جہالت سمجھی جائیگی ۱۲

اُسے تحریف کہا جائے گا جس کی مذمت قرآن مجید میں آئی ہے اور اُس کا الزام یہود کو دیا گیا ہے
کیونکہ یہودیوں کی عادت یہ ہو گئی تھی کہ اپنے غلط مدعیٰ اور جھوٹی باتوں کے ثابت کرنے کے لئے
توریت میں لفظی اور معنوی تحریف کرتے تھے، اور توریت کے اصلی معنی اور مطلب بدل کر عوام کو اپنے
غلط مدعیٰ کا ثبوت توریت سے بتاتے تھے، بعینہٖ یہی حال مرزائیوں کا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی
حفاظت کا وعدہ فرما کر لفظی تحریف کا دروازہ تو بند کر دیا، البتہ معنوی تحریف متعدد گروہ کرتے ہیں
مثلاً تیرہویں صدی کے درمیان میں ایک گروہ **بابی** پیدا ہوا جس کے ماننے والے **یورپ**
اور **امریکہ** اور **رنگون** میں زیادہ ہیں، یہ گروہ قرآن مجید کو مان کر یہ کہتا ہے کہ ہمارے رسول نے
شریعت محمدیہ کو بالکل منسوخ کر دیا، اور ہماری کتاب نے احکام محمدیہ کو بدل دیا، مثلاً ماں، بیٹی، بہن
سے نکاح حرام تھا، ہماری کتاب کی رو سے ان سے نکاح جائز ہو گیا، اب مرشد کی بیوی کے سوا
سب سے نکاح کرنا جائز ہے، مرزائیوں کو اتنی جرأت تو نہ ہوئی کہ ماں، بہن کو اپنے لئے جائز کر لیتے
اور دوسری بیوی کی ضرورت نہ پڑتی،

اب دیکھا جائے کہ یہ گروہ کیسی محکم آیتوں میں تحریف کر کے اپنے مدعیٰ کو ثابت کرتا ہے اسی طرح
مرزائی گروہ اپنے خیال میں غیر تشریعی نبوت کو ثابت کرنے میں خوب زور لگا کر عجیب عجیب طرح کے
معنی بیان کر کے عوام کو فریب دیتے ہیں اور یہودیانہ تحریف معنویہ کا نمونہ دکھاتے ہیں چنانچہ
لفظ **خاتم النبیین** کی تحریف خوب ہی دل کھول کر کی ہے، اور عجیب عجیب طرح کے معنی بیان
کئے ہیں، اور علانیہ جھوٹ بول کر عوام کو فریب دیا ہے، صحیح معنی کی شرح ملاحظہ ہو،

خاتَمُ النَّبِيِّيْن میں دو لفظ ہیں **خاتَم** اور **النَّبِيِّيْن**، قرآن مجید میں لفظ **خاتَم**
دو طرح سے آیا ہے، یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اکثر پڑھنے والوں
نے **خاتِم** کی **تِ** کو زیر سنا ہے، اور بعض نے زبر سنا ہے، اگرچہ ہندوستان میں زبر ہی رائج
ہو گیا ہے اور جہلا اسی کو صحیح سمجھتے ہیں، اس لفظ کے کئی معنی ہیں مُہر کو بھی خاتم کہتے ہیں اور انگوٹھی
کو بھی کہتے ہیں اور **آخر شئی** کو بھی کہتے ہیں، مگر عرب کی بول چال میں جب یہ لفظ کسی جماعت کی

طرف مضاف ہوتا ہے جس طرح عنوان بیان میں انبیائے کرام کی جماعت کی طرف مضاف کیا گیا ہی اور **خاتم النبیین** کہا گیا ہی، اس حالت میں اس کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی **آخر النبیین** کے، دوسرے معنی نہیں ہوسکتے چنانچہ کتاب **لسان العرب** (جو اہل عرب کے نزدیک نہایت معتبر اور مستند لغت ہی) اس میں محاورہ عرب سے اس کے معنی **آخر** کے بیان کرکے قرآن مجید کی وہ آیت نقل کی ہی جس میں حضرت سرور انبیا علیہ السّلام کی صفت میں لفظ **خاتم النبیین** آیا ہے اور اس کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں، اے **آخرہم** یعنی خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہیں یعنی **تمام انبیا کے آخر میں آنیوالے**، اس کے سوا کوئی دوسرے معنی نہیں کئے، اس کی پوری عبارت اور مطلب حاشیہ پر ملاحظہ ہو،

جب یہ لفظ قرآن مجید کا ہے اور جن کی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا ان کا قطعی فیصلہ ہی کہ اس کے معنی آخر النبیین کے ہیں تو کلام الٰہی کے نص قطعی سے ثابت ہوگیا کہ حضرت سرور انبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیا آئے ہیں خواہ عالی مرتبہ یا کم مرتبہ سب کے بعد آخر میں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے، آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملیگا، اس کی

لہ اصل عبارت اس کی یہ ہے

ختام القوم وخاتِمہم وخاتَمہم آخرہم ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام والخاتِم والخاتَم من اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی التنزیل العزیز ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتِم النبیین ای آخرہم (لسان العرب حصہ ۱۵ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵)

مطلب

ختام القوم اور خاتِم القوم تِ کو زیر اور خاتَم القوم تَ کو زبر آخر قوم کو کہتے ہیں یعنی جب لفظ ختام یا خاتِم وخاتَم کو ایک جماعت کی طرف مضاف کریں تو اس کے معنی آخر اور انتہا کے ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں اور خاتِم اور خاتَم دونوں آپکے نام بھی ہیں اور قرآن مجید میں جو ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین آیا ہی وہاں خاتم النبین کے معنی آخر النبیین کے ہیں یعنی تمام نبیوں کے آخر میں آنیوالے آپ کے بعد کوئی جدید نبی کسی مرتبہ کا نہیں آئیگا، اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ خاتم النبین کے معنی کے بیان میں صاحب لسان العرب نے کس قدر تفصیل کی ہی مگر اس کا کہیں اشارہ بھی نہیں کیا کہ

وجہ یہ ہی کہ ہر کہ دمہ بر روشن ہوجائے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و ہدایت کا ماہتاب قیامت تک روشن رہیگا، اور آپ کے خادم علماے امت اُس روشنی سے مستفید ہوکر ساری امت کو فائدہ پہنچاتے رہیں گے، اور یہ علماء وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاء کے معزز خطاب سے مشرف رہیں گے یہ وہ عزت اور مرتبہ ہی جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر کسی نبی کو نہیں ملا پیشتر ہر نبی کے بعد دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی، اس مختصر بیان میں تو ختم نبوت کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا اور اس کی تفصیل رسالہ **ختم النبوۃ فی الاسلام** میں کی گئی ہے اور قرآن مجید کی دس آیتوں سے ختم نبوت کو ثابت کیا ہی، اور خاتم النبین کے معنی متعدد کتب لغات کاملہ سے بیان کئے ہیں، جس سے بالیقین ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالیقین جھوٹا ہی، اب اس کی تصدیق و تفصیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائی ہے، اور ایسے جھوٹے مدعیوں کی پیشین گوئی کی ہے، جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ ارشاد ہی،

حدیث

(۱) وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلٰثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبین لا نبی بعدی، (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

مطلب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بلا شبہہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے اور ان میں ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا رسول ہوں حالانکہ میں تمام انبیا کا ختم کرنیوالا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہوگا"

اس حدیث میں پہلے حضور علیہ السلام نے اپنی امت کے مدعیان نبوت کو جھوٹا فرما کر اُن کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں جملہ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا جس کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجھے خاتم النبین فرمایا ہے، جس کے معنی ہیں آخر النبیین کے مگر

حاشیہ سابقہ کہ نبین سے خاص انبیا مراد ہیں اگر کسی طرح کی تخصیص ہوتی تو ضرور بیان کرتے تاکہ اصلی مدعا ظاہر ہو جاتا اس سے ظاہر ہوا کہ تخصیص کرنا بلا دلیل ہے اور تحریف معنوی ہی ۱۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دوسری تفسیر بیان کرنے کی غرض سے الفاظ بدل دیئے اور
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا، یعنی میرے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہوگا، یہ عموم اس وجہ سے ہوا کہ لفظ
نبی نکرہ ہے، جو ہر قسم کے نبی کو شامل ہے یعنی جس پر نبی کا لفظ بولا جائے خواہ وہ تشریعی ہو یا
غیر تشریعی، ظلی ہو یا بروزی، طفیلی ہو یا غیر طفیلی اور جو قسم نکلے سب کو یہ لفظ شامل ہے، پھر اس پر لا
نفی جنس کا لا کر یہ فرمایا کہ کسی قسم کا کوئی نبی میرے بعد نہیں ہے یعنی کسی انسان کو کسی قسم کی نبوت کا
مرتبہ نہ ملیگا، اس سے لفظ النبیین کے معنی کی کامل تشریح ہوگئی کہ اُس پر الف، لام استغراق
کا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا کے آخر میں ہیں خواہ کامل
ہوں یا کم مرتبہ کے ہوں، آپ کا وہ عالی مرتبہ اور وہ شانِ رحمت ہے کہ آپ کا ماننے والا کسی کے
نہ ماننے سے جہنمی نہیں ہوسکتا، اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کا آنا آپ کی نہایت کسرِ شان ہے کہ آپکا
نہ ماننے والا دوسرے کے نہ ماننے سے آپ کے سایہ رحمت میں آکر پھر وہ سخت زحمت میں پڑجائے
اور جہنم کا مستحق ہوجائے، اور آپ کی رحمت عامہ اس کے کچھ کام نہ آئے، اور وہ جدید نبی
آپ کی شانِ رحمت کو ملیامیٹ کردے، جیساکہ مرزائے قادیان نے تمام جہان کے محمدیوں
کو جہنمی بناکر آپ کی عالی شان کو اپنے خیال میں پامال کیا ہے **صد ہزار لعنت کا ہار**
ایسے جھوٹے کے گلے میں کس قدر افسوس ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور
دو چار عیسائیوں کو بھی تو مسلمان نہ بنا سکے، مگر چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنادیا مسیح موعود
اسی لئے آئے تھے،

اس حدیث کو ثوبان، ابوہریرہ، ابن عمر، سمرہ، ابن جندب وغیرہ رضی اللہ عنہم اصحاب
کرام سے **صحیح مسلم**، اور ترمذی، اور ابو داؤد وغیرہم نے روایت کیا ہے، یعنی صحاح ستہ کی متعدد
اور مستند کتابوں میں متعدد صحابۂ کرام سے منقول ہے، یہ حدیث نہایت قابل غور کئی وجہ سے ہے
(اول یہ کہ اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو باتوں کی پیشین گوئی فرماتے ہیں
ایک یہ کہ میرے بعد جھوٹے مدعی نبوت آئیں گے **دوسرے** یہ کہ کوئی نبی میرے بعد

مبعوث ہونیوالا نہیں ہے، اس مدعیٰ کو مختلف اوقات میں متعدد طریقوں سے آپ نے بیان فرمایا ہے، ایک تو یہ بیان ہوا،

(۲) کنز العمال کی جلد ۷ میں ثوبان کی روایت میں یہی الفاظ ہیں بجز ایک لفظ کے،

(۳) صحیح بخاری میں قرب قیامت کی علامات میں بیان ہے،

حدیث	مطلب
یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ،	یعنی قیامت کے قریب تیس جھوٹے دجال اوٹھینگے اور ہرایک نبوت کا دعوی کرے گا

(۴) ترمذی میں ہے

حدیث	مطلب
لا تقوم الساعۃ حتی یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ، (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۵)	یعنی جب تک دنیا میں قریب تیس کے جھوٹے دجال پیدا نہ ہولیں گے قیامت قائم نہ ہوگی"

(۵) پانچویں حدیث صحیح مسلم میں جابر بن سمرۃ سے روایت ہے

حدیث	مطلب
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم،	جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنی تمام امت سے فرمایا کہ قیامت کے قریب جھوٹے مدعی ہونیوالے ہیں انسے بچو،

جھوٹوں کے آنے کی اور ان سے بچنے کی تاکید کس طرح ہو رہی ہے، مگر کسی جدید نبی کے آنے اور اس پر ایمان لانیکا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا حالانکہ اس کا ذکر بھی ضرور تھا، تیسری چوتھی اور پانچویں حدیث

میں نہایت صاف طور سے یہ بیان ہی کہ ان جھوٹے مدعیوں کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے قیامت تک کوئی وقت معین نہیں ہی، بلکہ الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ قرب قیامت میں زیادہ ہوں گے، یعنی اگرچہ جھوٹے مدعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر وقت سے شروع ہو گئے مگر قیامت تک ان کا سلسلہ آہستہ آہستہ رہیگا، کوئی وقت ایسا نہیں ہو سکتا کہ کہا جائے کہ اس پیشین گوئی کا وقت تمام ہو گیا، اب سچے نبی آ سکتے ہیں کیونکہ حدیث کے الفاظ اس کے بالکل خلاف ہیں، اگر سچے نبی آتے تو ان حدیثوں میں ضرور اُن کا بیان ہوتا کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے ڈرانا اور بچانا ضرور تھا اسی طرح اگر سچے نبی آنے والے تھے تو اُن پر ایمان لانے کی ترغیب ہوتی اور ضرور ہوتی، کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے بچنے کی ضرورت ہی اسیطرح سچوں پر ایمان لانا فرض ہی، اس لئے کسی حدیث میں مثلاً آتا کہ اِنَّ اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ سیبعث تحت نبوتی فَاٰمِنُوا بِھِمْ مگر اس مضمون کا تو ایک روایت میں بھی پتہ نہیں ہی، اور جھوٹوں کے بیان میں متعدد حدیثیں مختلف طور سے آئی ہیں، اور بعض میں اُس کے بعد نہایت صفائی سے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرما کر متعدد طریقے سے ہر قسم کے نبی کی نفی فرمائی ہی کسی قسم کی تخصیص کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی، الفاظِ حدیث اور قرینہ ماسبق اور مالحق سب عموم پر شہادت دیتے ہیں اور جنس نبی کی نفی ثابت ہوتی ہے، مگر اس کے خلاف آنکھوں پر جہالت اور تعصب کی پٹی باندھ کر اُن حدیثوں میں بلا دلیل تخصیص کا دعویٰ کیا جاتا ہی، اور عوام کے فریب دینے کو وہ اقوال پیش کئے جاتے ہیں جو کسی دلیل عقلی اور نقلی سے خاص کئے گئے ہیں، اس پر ذرا غور نہیں کرتے، کہ کس کس طریقے سے حضور علیہ السلام نے سچے نبی کے ہونے کی عام طور پر نفی کی ہی، اور خصوصیت کا کہیں اشارہ بھی نہیں فرمایا ہی، جس کو دعویٰ ہو وہ کوئی حدیث پیش کرے، اس بیان میں پہلا طریقہ **لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** ہے، اس طریقے کی چند حدیثیں اس وقت پیش نظر ہیں جن میں تخصیص کا کہیں اشارہ بھی نہیں ہی،

دوسرا طریقہ یہ ہے **اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ** (ابن ماجہ) **تیسرا طریقہ** تاکید کے ساتھ **فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ** (صحیح مسلم)، **چوتھا طریقہ** **اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ**،

۱؎ میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں ۱۲ ۲؎ [illegible] میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں ۱۲

(کنز العمال ج ۶ صفحہ ۲۵۳) میں تمام انبیا کو ختم کرنیوالا ہوں ان تین طریقوں سے تو لانبی بعدی کیطرح لا ئے نفی جنس کا نہیں ہے، اور لا فتی الا علی کا فریب کچھ چل نہیں سکتا، **پانچواں طریقہ** انہ لانبی بعدی وسیکون خلفاء (صحیح بخاری) اس میں شبہہ نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، بلکہ خلفاء ہوں گے" اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ سیکون خلفاء فرماکر نہایت صاف طور پر مطلق نبی کے ہونے کی نفی فرمادی اور نہایت صاف طور سے دو پیشنگوئی آپنے فرمائیں، اول کسی قسم کے نبی کے نہ ہونے کی، اور دوسرے خلیفہ کے ہونے کی اگر کسی قسم کا کوئی نبی ہوتا تو یہاں ضرور اس کا ذکر فرماتے، **چھٹا طریقہ** لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (بخاری ومسلم) یعنی نبوت کا کوئی حصہ اور کوئی شعبہ اور جز باقی نہیں رہا، صرف عمدہ خوابیں باقی ہیں، اس کا حاصل یہ ہوا کہ نبوت کے اجزا میں جن کا ہونا نبی کے لئے ضرور ہے اب اُن اجزا میں سے کوئی جز کسی کو نہ ملے گا، صرف ایک حصہ اُس کا امت محمدیہ کے نیک لوگوں میں پایا جاویگا، یعنی صالحین امت محمدیہ خواب دیکھیں گے، اور اُس کا ظہور ہوگا، اس صحیح ترین حدیث نے ظلی، بروزی، ہر طرح کی نبوت کی نفی کردی، اور نہایت صاف طور سے ثابت کردیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو کسی طور کی نبوت کا مرتبہ نہ ملیگا، اور نبوت کا جزا اور جو حصہ باقی رہا ہے اُس سے کوئی نبی نہیں ہوسکتا، اسی وجہ سے حدیث میں صاف طور سے فرمادیا کہ لم یبق من النبوۃ یعنی نبوت کا کوئی جز اور کوئی حصہ باقی نہیں رہا، جز سچی خوابکے **ساتواں طریقہ** ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا اور اُنھوں نے جواب دیا،

قال آدم من محمد قال آخر ولدک من الانبیاء،

یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں اُنھوں نے جواب دیا کہ جتنے انبیا تمہاری اولاد میں ہوں گے اُن سبکے آخر میں یہ تمہارے بیٹے نبی ہوں گے،

اس روایت میں کوئی بناوٹ مرزائیونکی نہیں چل سکتی اسمیں تو نہایت صاف طریقہ سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں جسقدر انبیا ہونگے عالی مرتبہ یا کم مرتبہ سب کے آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونگے آپ کے بعد کوئی نبی نہوگا

ناظرین احادیث مذکورہ اور ختم نبوت کے طریقوں کے بیان سے کسقدر روشن ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو اسقدر ضروری اور مہتم بالشان سمجھا تھا کہ متعدد اصحاب سے مختلف اوقات میں صاف بیانی کے مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہے تاکہ کسی کم علم ناقص فہم کو بھی اس کے سمجھنے میں کوئی عذر نہ رہے، مگر قادیانی مبلغ اپنی کمائی کی دہن میں حواس باختہ ہو گئے ہیں کہ علم احادیث صحیح قطعیہ کے مقابلہ میں قول لَا فَتٰی اِلَّا عَلی پیش کرتے ہیں اور لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو دیکھاتے ہیں اور اتنا نہیں سمجھتے کہ لا فتی الا علی کی خصوصیت تو چشم دید اور ہاتھوں کی حس معائینہ اور مشاہدہ کرا رہی ہے کہ بے انتہا دوسرے جوان موجود ہیں، اس لئے لَا فَتٰی سے ایک خاص صفت کے جوان مراد ہیں اگر خاص جوان مراد نہ لئے جائیں تو معائینہ اس جملہ کو جھوٹا قرار دیگا۔ لانبی بعدی میں تخصیص کی کون دلیل ہے اسی طرح لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو دوسری حدیث قراۃ الامام قراۃ لہ اوسے خاص کر رہی ہے، مبلغ قادیان صاحب کیوں اپنے ایمان کو تباہ کرتے ہیں اور دائمی جہنم میں گرنا چاہتے ہیں اسے خوب سمجھ لو کہ لائے نفی جنس کا کلام عرب میں عام نفی کیواسطے موضوع ہے، ہاں البتہ جہاں عقلی یا نقلی کافی دلیل اوسکے خلاف پر ہوگی اُسوقت وہ خاص ہو جائیگا۔ اب آپ کا **لانبی بعدی** کو خاص کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بت پرست لا الہ الا اللہ کو خاص کرے اور یہ معنی کہے کہ جو معبود عالی مرتبہ ہے وہ اللہ ہے اس سے چھوٹے معبودوں کی نفی نہیں ہوتی، جو کم مرتبہ کے ہیں اب اگر آپ بت پرستوں کے شریک ہوں اور کلمہ طیبہ کے لائے نفی جنس میں خصوصیت کے قائل ہوں اور چھوٹے معبودوں کو مانیں تو ہم آپ سے خطاب چھوڑ دینگے اور اگر آپ اونکے

معبودوں کو تسلیم نکریں گے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے عام معبودوں کی نفی ثابت کریں گے تو لا نبی بعدی میں بھی آپکو عام نفی ثابت کرنی ہوگی کوئی خصوصیت آپ ثابت نہیں کرسکتے کیونکہ الفاظ عرب محاورہ عرب میں جس معنی کیلئے موضوع ہیں اُس سے جو مطلب سمجھا جاتا ہے وہی مطلب ہر عربی جملہ کا ہونا ضرور ہے البتہ بعض وقت کسی دلیل عقلی یا نقلی سے اُسکے خلاف ہوسکتا ہے جسطرح مبلغ قادیانی نے چند جملے لکھے ہیں اون میں دلیل عقلی یا نقلی خاص کرنے کی موجود ہے جیساکہ بیان کیا گیا، یہانتک ختم نبوت کے ثبوت میں بارہ حدیثیں بیان کی گئیں اور مبلغ مرزائی کے شبہات کا جواب دیا گیا، اسکے بعد چند حدیثوں کی تفصیل اور بھی ملاحظہ کیجیے۔ (۱۳) **تیرہویں حدیث۔ صحیح ابن ماجہ میں** دجال کے بیان میں ایک طویل حدیث مذکور ہے اوسمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی صفائی سے اپنی امت سے مخاطب ہوکر فرمایا ہے،

مطلب	حدیث
یعنی میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں اور تم تمام امتوںکے آخر میں ہو نہ میرے بعد کوئی نبی ہی اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے یعنی امت محمدیہ کے بعد کوئی مرزائی یا غلامی یا غلمدی یا احمدی اُمّت نہ ہوگی“	(۱۳) اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَ اَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ ۔ (ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال صـ۳۰۵)

خوب خیال رہے کہ یہاں اَلْاَنْبِيَاءُ میں اور اَلْاُمَمُ میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہی جو تخصیص کرے وہ بلا دلیل حدیث نبوی میں یہودیانہ تحریف معنوی کرتا ہے اس حدیث میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے لفظ خَاتَم نہیں فرمایا بلکہ اوسکی جگہ ایسا صاف لفظ فرمایا جسے جاہل بھی سمجھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو آخر الانبیا فرمایا جسکے معنی عام و خاص ہر ایک بے تکلف یہی سمجھتا ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیا کی آخر میں تشریف لائے۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملیگی یہ تو پہلا جملہ حدیث کا ہے دوسرا جملہ یعنے اَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ نے پہلے جملے کی تاکید اور تشریح کردی کیونکہ جب کوئی نبی

آتا ہے تو اوسکی امت خاص ہوتی ہے اور جب امت محمدیہ کے بعد کوئی امت نہیں ہے تو کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھا جائے کہ کس صفائی سے اور کیسے عمدہ طریقے سے خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دئے ہیں، وہ قادیانی مبلغ جنکے باتوں کا جواب اسکے پہلے دیا گیا ہے چونکہ حقانیت اور سمجھ سے او نہیں کچھ واسطہ نہیں ہے اور زبان درازی خوب آتی ہے وہ اس حدیث کی جوابمیں دوسری حدیث اپنی ناسمجھی سے پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے،

مطلب	حدیث
یعنی میں آخر الانبیا ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے" یعنی جسطرح اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد کو آخری مسجد کہا ہے حالانکہ آپکی مسجد کے بعد ہزاروں مسجدیں بنیں اور بنتی رہین گی، اسی طرح آپنے اپنے آپ کو آخر الانبیا کہا ہے جس طرح آپکی مسجد کے بعد اور مسجدیں بنیں اسی طرح آپکی نبوت کے بعد اور انبیا ہونگے "	(۱۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد (صحیح مسلم شریف مطبوعہ انصاری صفحہ ۴۴۶)

مبلغ صاحب حدیث کا مطلب بیان کرنے سے عاجز ہیں، ایجناب یہ تو فرمائے کہ آخری مسجد کہنے سے کیا مقصد ہے کیا آخری نبوت حضرت سرور انبیا اور آپکی آخری مسجد میں مشابہت تامہ ہے اور جس طرح آپکی مسجد کے بعد دنیا میں بے شمار مسجدیں ہوتی رہیں اور ہوتی رہین گی کوئی قریہ اور کوئی قصبہ مسلمانوں کا مسجد سے خالی نہیں رہا۔ یہی حالت آپکی نبوت کے بعد انبیا کی ہونی چاہیے اور آپکے خیال کے بموجب جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بہت سے نبی ہوئے اسیطرح حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے امت میں بھی بے شمار انبیا ہونے چاہئیں اور ہر وقت میں حسب عادت الٰہی اُن بیشمار انبیا کے منکر بھی بیشمار ہوتے رہینگے جسکا حاصل یہ ہوگا کہ امت محمدیہ کے بیشمار مسلمان قیامت تک جہنم کے مستحق ہوتے رہینگے اب اندازہ کہ ایک وقت اور ایک نبی کے وجود سے کسقدر جہنمی ہونگے؟ اسکی حالت مرزا صاحب کے

وجود سے معلوم ہوسکتی ہے آپکے دعوے کے وقت میں مردم شماری کے لحاظ سے چالیس کروڑ
امت محمدیہ تھی اونمیں سے دوچار ہزار یا دوچار لاکھ تو بچے اور باقی سب جہنم کے مستحق ہوگئے
اور یہ چند لاکھ کا جنتی ہونا کچھ مرزاجی کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ مرزا کے دعوےٰ کے پہلے ساری
امت محمدیہ جنتی تھی البتہ دعوے کے بعد جنکو جہنمی بنایا اونھیں مرزائی رحمت قہر کا جنم لیکر
جہنم میں اونکی پرورش کرے گی، اور وہ دوچار لاکھ بھی اوسی میں داخل ہیں

مبلغ صاحب یہ تو آپکے بیان سے لازم آتا ہے اب اگر آپ کا مطلب کچھ اور ہے تو صاف بیان
کیجئے مگر ایسا مطلب بیان کیجئے جسکی تعئین کسی دلیل سے ہو مگر یہ آپکے امکان میں نہیں ہے
آپ راہ نجات چھوڑکر بہکے جارہے ہیں، اب حدیث کا مطلب مجھ سے سنئے جسطرح اس سے پہلے تیرہ ۱۳
حدیثوں سے ثابت ہوچکا ہے کہ نبوت ختم ہوچکی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہوگا اسیطرح
اس حدیث میں جناب عالی نہایت تاکید سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں آخرالانبیا ہوں میرے بعد
کسیکو نبوت کا مرتبہ نملیگا اور اُسکے بعد **مسجدی آخرالمساجد** اسی مطلب کی تاکید ہے یعنی
انبیا کی مسجدیں مجھ سے پہلے بہت ہوچکیں اب یہ میری مسجد آخری مسجد ہے اس کے بعد
نبی کی مسجد کوئی نہوگی اسکی تشریح اور اس مطلب کے دلائل ملاحظہ ہوں۔

(۱) اس حدیث میں ایسی صراحت اور تاکید سے ختم نبوت کے عقیدے کو بیان کیا ہے کہ
کسی فہمیدہ ایماندار کو انکار کی گنجایش نہیں ہوسکتی ملاحظہ ہو، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ اس میں شبہہ نہیں کہ میں **آخرالانبیا** ہوں اس لفظ کے معنی
زبان اردو میں اور عربی میں یقینی طور سے یہی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیا
کے آخر میں ہیں آپکے بعد کوئی نبی نہوگا،

انبیا لفظ جمع ہے اور اوس پر الف لام استغراق کا ہے یا جنس کا اس لئے ہر قسم کے
نبی کو شامل ہے کوئی وجہ نہیں ہے جس سے کسی قسم کی تخصیص کیجائے،

(۲) اس حدیث سے پہلے جو حدیث ہے اوس میں ان الفاظ کے سوا جناب رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اپنی امت کو آخر الامم فرماتے ہیں اسکا نتیجہ اور حاصل یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہوگا۔ کیونکہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا اور امت محمدیہ کے سوا کوئی دوسری امت ہوتی تو قرآن مجید کی کسی آیت میں یا کسی روایت میں صاف طور سے اوسکا ذکر ضرور آتا مگر کہیں نہیں آیا۔

(۳۱) کسقدر عقل و فہم سلب کردی گئی ہے کہ جھوٹے کذابوں کے آنیکا ذکر تو صاف طور سے بار بار آئے اور سچوں کے آنیکا ذکر کہیں نہ پایا جائے، یہ کامل تصدیق اسبات کی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہوگا، اسکے علاوہ پہلی حدیث کے بیانمیں اسکا بیان دیکھو اب اس بیان کو زیادہ طول نہیں دیتا اسقدر کہتا ہوں کہ علامہ زرقانی نے موطا کی شرح میں اس آخری مسجد کی تین معنی ہمارے موافق بیان کئے ہیں اگر کتاب میسر ہو اور دیکھنے کی تاب ہو تو دیکھو اور اگر یہ بھی نہو تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اپنی جہالت و کذابی پر شہادت ملاحظہ کر کے کچھ تو خوف خدا کرو

فضل الحرمین والمسجد الاقصیٰ

مطلب	حدیث
میں تمام انبیا کے آخر میں ہوں اور میری مسجد تمام انبیا کی مسجد کے آخر میں ہے یعنی میرے بعد نہ کوئی نبی ہونیوالا ہے اور نہ کوئی نبی کی مسجد ہوگی ۔	(۱۵) انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال ج ۶ ص ۲۵۶)

جسطرح آپ پر نبوت ختم ہے اور آپ خاتم الانبیا ہیں اسیطرح آپکی مسجد خاتم مساجد الانبیا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی نبی نہوگا تو نبی کی مسجد بھی نہ بنے گی حضرت مسیح علیہ السلام آخر وقت میں جب خاتم الاولیاء ہو کر آئینگے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھینگے کوئی نئی مسجد نہیں بنائینگے اسلئے آپکی مسجد آخر المساجد ہوئی دیکھا جائے کہ ایک حدیث میں آپنے آخری مسجد کا صاف بیان نہیں فرمایا دوسری میں نہایت صاف طور سے بیان فرمادیا مگر نبی کے آنے کا ذکر تو کسی حدیث

میں آپ نے کسیطرح نہیں فرمایا زیادہ تفصیل رسالہ ختم النبوۃ فی الاسلام میں دیکھئے گا اور اپنے جہل مرکب کو معائنہ کیجیگا۔

الغرض جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیا ہونے میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے، اب جو ان معنی سے انکار کرتا ہے اور دوسرے معنی خلاف قرآن واحادیث صحیحہ کے اپنی طرف سے لگاتا ہے وہ بالضرور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے اور مسلمانوں کو بہکاتا ہے اگرچہ ظاہر میں بغرض فریب دہی انکار نکرے اور تعریف کرتا رہے خود مرزا صاحب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف بھی کرتے تھے اور سب انبیا سے افضل بتاتے تھے اور جب اپنی تعریف کے جوش میں آتے تھے تو کہیں تو اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور کہیں اپنے آپکو بہت بڑھا ہوا کہتے تھے چنانچہ ان کا الہام ہے اتانی مالم یوت احد من العالمین یعنی اللہ تعالے نے مجھکو وہ فضائل وکمالات دئے جو عالم میں کسیکو نہیں دئے۔ اب ظاہر ہے کہ اس الہام سے مرزا صاحب کو دعوے ہے کہ میں سارے انبیا اور اولیا سے افضل ہوں تحفہ گلرویہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ہوئے اور حقیقۃ الوحی اور تشحیذ الاذہان میں اپنے معجزوں کی تعداد تین لاکھ سے زیادہ بیان کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ وہ اپنے آپکو سو حصے زیادہ افضل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سمجھتے تھے اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ جو جھوٹوں کا سردار اور فریبیوں کا افسر ہو چنانچہ متعدد رسالوں میں اونکے جھوٹ و فریب دیکھائے گئے ہیں مگر کسی قادیانی نے دم تو نہیں مارا اوسے مبلغ صاحب نبی اور اپنا مرشد مانتے ہیں، مذکورہ حدیثوں میں ختم نبوت کے بیان کا چھٹا پانچواں طریقہ بیان کیا گیا ہے اوسکی کامل طور سے شرح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس سے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا عموم آفتاب کیطرح روشن ہوتا ہے وہ یہ ہے، کہ حضور سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ہمیشہ انبیا سیاست کرتے رہے اور احکام دینی اور دنیاوی سبکا اجرا اوسوقت کے نبی کے اختیار میں ہوتا تھا جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو اسکے بعد ہی

اوسکی جگہ دوسرا نبی اللہ تعالےٰ قائم کرتا تھا اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ تمام انبیا بنی اسرائیل کا فیضان اور اثر ہدایت اونکی زندگی تک محدود رہتا تھا اسلئے اونکی انتقال کے بعد ہی دوسرا نبی ہدایت کیلئے بھیجا جاتا تھا اس حالت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیائے بنی اسرائیل برابر ہیں مگر اہل علم اس سے بخوبی واقف ہیں کہ ان انبیائے بنی اسرائیل کے مراتب میں فرق تھا بعض عالی مرتبہ اور بعض کم مرتبہ کے تھے ان سبکی حالت یکساں بیانفرماکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عظمت و شان کو عام فہم طریقے سے تاکید اور عموم کیساتھ اسطرح بیانفرماتی ہیں وَاَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی اسکو اچھی طرح تحقیق سی معلوم کرلو کہ میرے بعد کوئی نبی ہونیوالا نہیں ہے یعنی کسیکو نبوت کا مرتبہ نہیں ملیگا البتہ خلفا ہونگے جو امت محمدیہ کی سیاسی خدمات کو انجام دینگے چنانچہ ارشاد ہے کہ۔

مطلب	حدیث
بنی اسرائیل پر انبیا حکومت کرتے تھے جب کسی نبی کا انتقال ہوتا تو اوسکی جگہ دوسرا نبی اس کا جانشیں ہوتا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا البتہ خلفا ہونگے اور وہ سیاست کرینگے ۔؛	(۱۶) کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری ج ۱ صفحہ ۴۹۱)

الغرض حضور نے اس حدیث میں اپنے بعد مطلقاً ہر طرح کے نبی کے آنیکی نفی اسطرح فرمادی کہ کوئی شبہہ باقی نہ رکھا کیونکہ اس لفظ نبی کے عموم کا ثبوت پہلے لفظ نبی کے عموم سی بخوبی ثابت ہوتا ہی کیونکہ پہلے عام انبیا کے آنیکا اثبات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوسکے متصل ہی اپنے بعد کی حالت اوسی لفظ نبی سی بیانکرتے ہیں فرق صرف یہ ہی کہ پہلے نبی کے آنیکو فرمایا ہے اور پھر نبی کے نہ آنیکو اسلئے عمومیت لفظ کے علاوہ بیان سابق دوسری دلیل ہی اس جملہ کے عموم کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دو دلیلوں پر کفایت نہیں فرمائی بلکہ جملہ سَیَکُوْنُ خُلَفَاءَ فرماکر ختم نبوت کے عموم کی تیسری دلیل ارشاد فرمائی جسکا حاصل یہ ہے کہ جسطرح پہلے نبی کے بعد انبیا آتی تھی میرے بعد خلفا ہونگے نبی نہونگے اگر کسی طرح کا کوئی نبی آتا تو خلفا کیساتھ اسکا ذکر بھی ضرور ہوتا اگر سیاسی نبی کی نفی ہوتی تو اسطرح ارشاد ہوتا لا نبی بعدی تسوس امتی بل سیکون خلفاء مگر کسی حدیث میں اسکا اشارہ بھی نہیں ہے، یہ حدیث صحیح بخاری کی ہی جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ مرزا صاحب[1] نے بھی لکھا ہی اس حدیث سے نہایت روشن طریقے سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت تشریعی یا غیر تشریعی، ظلی، بروزی، کسیطرح کی نہیں ہوسکتی یعنی پہلے طریقے میں جو حدیث نقل کی گئی ہی اوسکا آخر جملہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں لا نفی جنس آیا ہی جس سے ہر قسم کے نبی کی نفی ہوگئی، اور ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئیگا مگر یہ عموم کا ثبوت علمی طریقے سی ہی

[1] شہادۃ القرآن صفحہ ۴۰ ملاحظہ ہو ۱۲

جسے عوام نہیں سمجھتے اسلئے مرزائی اونسے جھوٹی باتیں بناکر فریب دیسکتے ہیں، اوسیطرح دوسرے طریقے میں بھی جاہلوں اور کم فہموں کو بہکا سکتے ہیں مگر حدیث کے اس طریقے میں پہلے عام انبیا علیہ السلام کی حالت بیان کرکے اپنے بعد کی حالت ایسے الفاظ سے بیان فرمائی جس سے انکو فریب کے راستے بند ہوگئے کیونکہ پہلے آپنے ہر قسم کے انبیا کا آنا بیان فرمایا کسی قسم کی تخصیص نہیں کی اور اپنے بعد نبی کے نہ آنیکو تاکید سے فرماکر خلفا کا ہونا بیان فرمایا اس سے یقینی طور سے ظاہر ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسیطرح کا کوئی نبی نہوگا اور کسی خلیفہ کو نبی کا لقب نہیں ملیگا کیونکہ آپنے پہلے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کہکر سَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فرمایا ہے اگر کسی خلیفہ کو نبی کا لقب ملتا تو آپ اُسکے پیشتر لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کبھی نفرماتے پس آپکا سب سے پہلے عام لفظ میں انبیا بنی اسرائیل کا اسطرح ذکر فرمانا کہ بنی اسرائیل پر انبیا حکومت کرتے تھے جب کسی نبی کا انتقال ہوتا تو اوسکی جگہ دوسرا نبی اوسکا جانشین ہوتا تھا اور سیاسی و مذہبی خدمات اسکے متعلق ہوجاتے تھے اسکے بعد تاکید کیساتھ عام طریقہ پر یہ فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہوگا محض اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ جو آپکے بعد ہونے والے ہیں یعنی خلفا انھیں بیان فرمادیا یہ صاف اس امر پر دلیل ہے کہ آپکے بعد کسیطرح کا کوئی نبی نہ ہوگا کیونکہ نبی کی نفی کرنیکے بعد جملہ سیکون خلفاء فرمانے سے یہی مقصود ہے کہ اگر کسیکے دل میں یہ خطرہ ہو، کہ بنی اسرائیل کیطرح جب آپکے بعد انبیا نہ ہونگے، تو پھر امت محمدیہ کی سیاست کسکی ہاتھ میں ہوگی اور احکام شرعیہ کسطرح نفوذ پاوینگے، تو اسکا جواب حضرت نے دیا کہ جسطرح بنی اسرائیل پر انبیا سیاست کرتے تھے اور ایک کے انتقال کے بعد دوسرا نبی اسکا جانشین ہوجاتا تھا امت محمدیہ پر خلفا سیاست کرینگے کیونکہ نبوت تو مجھپر ختم ہوگئی لہذا جو کام انبیا بنی اسرائیل انجام دیتے تھے اس خدمت کو امت محمدیہ میں خلفا انجام دینگے۔ اب ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اگر امت محمدیہ میں کسیطرح کے انبیا کا آنا حضور کے خاتم النبیین ہونیکے بعد جائز ہوتا تو ضرور آپ اسکی خبر دیتے کیونکہ آپ اپنے بعد کی حالت بیان فرمارہے ہیں اور نظام شریعت کی سیاست کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ کسکے ہاتھوں یہ کام انجام پاویگا اور جب آپنے اسکے لئے کسی نبی کی خبر نہیں دی، بلکہ یہ فرمایا کہ خلفا ہونگے تو صاف ظاہر ہوگیا، کہ آپکے بعد اب کسیطرح کا کوئی نبی نہیں ہوگا اور تا قیامت یہی خلفا یکے بعد دیگرے امت محمدیہ پر سیاست کرتے رہینگے،

اس میں حضور علیہ السلام کی نہایت عظمت و شان یہ ہوئی کہ تمام انبیائے بنی اسرائیل کی ہدایت کا اثر اونکی زندگی تک محدود رہا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کا روشن چراغ قیامت تک درخشاں رہیگا، مرزائی جابجا حضور انور علیہ السلام کو مثیل موسی علیہ السلام قرار دیا ہے جس سے کمال درجہ کی ہتک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے کیونکہ آپ تو حضرت موسیٰ سے بدرجہا بلند مرتبہ ہیں اور مرزا کا مثیل موسیٰ کہنا جسکے معنی یہ ہیں کہ سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم موسی علیہ السلام کے برابر تو نہیں ہیں مگر اونکے زیادہ مشابہ تھے اہل علم اس کو بخوبی

سمجھیں گے،

(۱۶) اب میں وہ ارشاد نبوی نقل کرتا ہوں جو آپ نے آخر عمر میں جماعت کثیر یعنی ایک لاکھ چوالیس ہزار اصحاب کرام کے روبرو نہایت زور و شور سے بیان فرمایا ہے یعنی اپنی وفات سے تین مہینے کئی روز پیشتر حجۃ الوداع میں قصواء اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑی پر چڑھکر جماعت مذکورہ کے روبرو نہایت ضروری اور ہدایات عامہ آپ نے بیان فرمائے ہیں، اُن میں خاص طور سے یہ عام ارشاد بھی ہوا،

مطلب	حدیث
کہ اے حاضرین جماعت اس کو معلوم کرو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہی، اس کو اعتقاد کرکے خوب متنبہ ہو جاؤ، اور اللہ کی یاد میں مشغول رہو،	عن ابن امامۃ ایہا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم الا فاعبدوا ربکم الخ (کنز العمال جلد ۳)

طالبین حق اس حدیث کے معنی اور الفاظ پر خوب غور فرمائیں، کہ کس طرح آپ نے اپنے بعد کسی نبی کے نہ ہونے کی بشارت دی، ملاحظہ ہو، اس وصیت کے اعلان کے واسطے بہت بڑا مجمع کیا، اور اس مجمع میں اونٹنی پر سوار ہو کر عام حاضرین کو متوجہ کرکے یہی فرمایا کہ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ جس میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس کی متعدد معنی ہوں، یا کوئی ایسا لفظ ہو جسے عام طور پر لوگ سمجھتے نہ ہوں، غالبًا اسی وجہ سے آپ نے خاتم النبیین کا لفظ نہیں فرمایا، کہ بعض ناسمجھ نفس پرست دوسرے معنی لگا کر گمراہ نہ ہوں، اس کے علاوہ ہر ایک ذی ہوش سمجھ سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا نہ ہونا کیسا مہتم بالشان مسئلہ ہے، کہ اس پر ایمان رکھنے کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے درمیانی حصہ میں بارہا بیان کرنے پر کفایت نہیں فرمائی بلکہ آخری عمر میں بھی جلسہ عام کرکے بلندی پر کھڑے ہو کر یہ وصیت فرمائی کہ دیکھو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا کہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا، بلکہ میرے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہ ہوگا، پھر اس کی تاکید اس طرح

فرماتے ہیں، وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ، کوئی امت تمہارے بعد نہوگی یعنی امت محمدیہ کے بعد کوئی امت غلمدی، یا احمدی وغیرہ نہ ہوگی،

ان احادیث نبویہ نے قرآن مجید کی اُس نص قطعی کی کیسی تائید اور تشریح فرمائی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا،

اب اس کے بعد جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہے اُس کے خیال میں کبھی اس کا خطرہ بھی نہیں ہوسکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی سچا نبی ہوگا، مگر چونکہ مرزائی مذہب کی بنیاد خدا اور رسول کے بالکل خلاف ہے اس لئے یہاں بھی قرآن مجید کے نص قطعی، اور بہت سی احادیث صحیحہ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آتے رہیں گے، اور چونکہ قرآن و حدیث کے اصلی اور صحیح معنی سے انھیں کچھ واقفیت نہیں ہے، بلکہ مرزا صاحب یا اُن کے کسی خاص مرید نے بیہودیانہ تحریف کرکے جو معنی بنا کر کہدئے ہیں انھیں غلط معنی پر اُن کا ایمان ہے، اس لئے بمقتضائے جہل مرکب قرآن مجید سے اس کا ثبوت بتاتے ہیں،

اس مختصر بیان سے قرآن مجید کے ایک نص قطعی اور سولہ[۱۶] احادیث صریحہ صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی، آپ کے بعد کسی کو مرتبۂ نبوت نہیں ملے گا، اسی وجہ سے تمام اولیائے کرام کا بھی اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہ ملیگی، اور کسی پر وحی نبوت نہیں آئے گی، یا لفرض اگر کوئی ولی خلاف صریح قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے کہے تو اُس کا قول لائق توجہ نہ ہوگا، اور اُس کی غلطی سمجھی جائے گی، یہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ صاحب فتوحات کی نسبت ہمارے علما میں اختلاف ہے بعض انھیں بہت برائی سے یاد کرتے ہیں بعض انھیں بزرگ سمجھتے ہیں مگر بعض مسائل میں غلطی کے قائل ہیں، فتح الباری ملاحظہ ہو، اور بعض اُن کے زیادہ معتقد ہیں، عبدالوہاب شعرانی انھیں بہت مانتے ہیں، اور اپنی کتاب **یواقیت** میں انھیں کے اقوال نقل کئے ہیں، اب اگر بقائے نبوت

وہ قائل ہیں تو علماے منکرین کے نزدیک اُن کا ایسا ہی حال ہوگا جیسا مرزا غلام احمد کا پھر اُسی ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا جہالت ہے، مگر ہمارے خیال میں گروہ قادیانی کی یہ محض نادانی یا فریب دہی ہے، **شیخ محی الدین** عربی نے فتوحات میں اصطلاحات صوفیا بیان کئے اُس کا سمجھنا اُن اصطلاحوں کے جاننے پر موقوف ہے، گروہ قادیانی اور اُن کا مرشد اُن سے بالکل ناواقف ہے، اور بمقتضاے جہل مرکب اُن کے بعض قولوں کو اپنے موافق خیال کرکے جواب میں پیش کرتے ہیں، مگر یہ یقینی اُن کی غلطی ہے، فتوحات مکیہ کا مطلب سمجھنا ہر ایک مُلّا کا کام نہیں ہے، اُن کے اصطلاحات کو جاننا کمال واقفیت اور نظر وسیع کو چاہتا ہے میں چند عبارتیں فتوحات کی نقل کرتا ہوں جن سے اُن کی غلطی اور ہمارے قول کی تصدیق ہوتی ہے

پہلا قول حضرت محی الدین اپنے شیخ ابوالعباس کی دعا نقل کرتے ہیں،

اللهم انك سددت باب النبوة والرسالة دوننا ولم تسد باب الولاية الخ (فتوحات مکیہ ج ۲ صـ ۱۲۶)	اے اللہ تو نے ہمارے لئے نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند کر دیا ہے، مگر ولایت کا دروازہ بند نہیں کیا الخ

؎ ؎ ؎ ؎

شیخ ابوالعباس، محققین صوفیہ رحمہم اللہ میں ہیں، وہ کس صفائی سے فرماتے ہیں، کہ امت محمدیہ کے لئے نبوت اور رسالت کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے بند کر دیا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ ہوگا، البتہ ولایت کا دروازہ بند نہیں کیا،

دوسرا قول انما انقطع الوحی الخاص بالرسول والنبی من نزول الملك علی اذنه وقلبه وتحجیر لفظ اسم النبی والرسول انتهی (فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۱۵ صـ ۳۳۴)	اس میں شبہ نہیں کہ جو وحی انبیا اور رسولوں پر آتی تھی وہ موقوف ہوگئی اور کسی کو نبی اور رسول کہنا ممنوع ہوگیا اس میں صاف طور سے شیخ فرماتے ہیں کہ اب کسی کو نبی اور رسول نہیں کہہ سکتے اس مطلب کو شیخ اکبر نے (جلد ۳ میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے"

تیسرا قول واعلموا ان لنا من اللہ الالہام لا الوحی فان سبیل الوحی قد انقطع بموت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم وقد کان الوحی قبلہ ولم یجئ خبر الٰہی ان بعدہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وحیا کما قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ وَلَمْ یَذْکُرْ وَحْیًا بَعْدَہٗ،

(جلد ۳ فتوحات مکیہ صـ ۳۱۶)

اے مخاطب تو معلوم کرلے کہ امت محمدیہ کے لئے اللہ کی طرف سے الہام ہے وحی نہیں ہے، وحی کا آنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سے بند ہوگیا، البتہ آپ سے پیشتر انبیا کو وحی آتی تھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ سے پیشتر انبیا پر وحی آنے کی خبر دی ہے، اور آپ کے بعد کسی پر وحی آنے کا ذکر قرآن مجید میں نہیں آیا، اور جب وحی نہیں آئیگی تو کوئی نبی بھی نہیں ہوگا، کیونکہ نبی کے لئے وحی کا آنا ضرور ہے، اس قول میں شیخ اکبرؒ نے قرآن مجید سے مرزائے قادیانی کو جھوٹا ثابت کردیا،

✧ ✧ ✧

کیونکہ مرزا صاحب اپنے اوپر نزول وحی کے مدعی ہیں، اور نئے طور کا نزول ہے کہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ بارش کی طرح مجھ پر وحی کا نزول ہوا، یہ بارش کی طرح نزول وحی کا دعوے کسی نبی نے نہیں کیا، اور نہ اس طرح کا نزول ہوسکتا ہے، کہئے مولف ختم نبوت آپ تو سید الاولیاء رہے آپ کے مرشد کو قرآن مجید سے جھوٹا ثابت کردیا، حضرت شیخ کو تو آپ سید الاولیاء فرماتے ہیں اور اُن کے اقوال کو سند میں پیش کرتے ہیں، پھر جب ایسے بزرگ مرزا صاحب کو جھوٹا فرما رہے ہیں تو پھر آپ کو اپنے مرشد کے جھوٹا ماننے میں کیا عذر ہے،

چوتھا قول وان کان سوال عن مقام الانبیاء من الاولیاء ای انبیاء الاولیاء وھی النبوۃ التی قلنا انہا لم تنقطع الخ

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صـ ۶۹)

اگر کوئی اُن اولیاء اللہ کے مقام کو دریافت کرے جو مقام نبوت تک پہونچے ہیں جنہیں انبیاء الاولیا کہا جاتا ہے اور یہی وہ نبوت ہے جسے ہم کہتے ہیں کہ وہ منقطع نہیں ہوئی ہے، قیامت تک باقی رہے گی،،

یعنی جس نبوت کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے اور جن کو نبی اور رسول شریعت محمدیہ میں کہا گیا ہے، اور جن کا ماننا فرض ہے اور اُن کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے وہ نبوت ختم ہو گئی، اسی نبوت کو صاحب فتوحات نے نبوت تشریعی کہا ہے، یعنی وہ نبوت جس کا ثبوت شریعت محمدیہ سے ہے اور انبیاء الاولیا کی نبوت کو غیر تشریعی اس لئے کہا کہ اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ہے، بلکہ صوفیہ کے اصطلاح میں یہ نبوت اولیاء اللہ کا ایک عالی مقام ہے، اس نبوت کو اور اُس نبی کو جو اس مقام پر ہے امت پر ماننا فرض نہیں ہے، نہ اُن کا منکر کوئی کافر ہو سکتا ہے،

حاصل یہ ہے کہ نبوت شرعیہ بالیقین ختم ہو گئی، جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیا گیا اور نبوت اصطلاحی ختم نہیں ہوئی، لیجئے مبلغ گمراہی قادیان اب تو آپ کے سید الاولیا صاحب کے کلام سے بھی نبوت شرعی کا ختم ہو جانا ثابت کر دیا گیا، اور آپ کی جہالت بھی اظہر من الشمس ہو گئی، اب بھی کچھ شرم کیجئے اور اپنی آخرت کو برباد نہ کیجئے،

یہاں تک مبلغ صاحب کی بیہودہ گوئی کا جواب ہو لیا اور اُن کی نافہمی یا فریب دہی کو اظہر من الشمس کر دیا گیا، اب صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴ کا وہ مضمون دکھایا جاتا ہے جس کے جواب سے مبلغ صاحب عاجز ہیں، اور عاجز کیوں نہ ہوں کہ اُس تحریر سے مرزا صاحب کا پختہ دہریہ ہونا ثابت ہوتا ہے، اور قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے بھی جھوٹے ٹھہرتے ہیں، صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴ کا صفحہ ۴ و ۵ ملاحظہ ہو،

مولف صحیفہ رحمانیہ مذکور لکھتے ہیں

اب اگر کسی کو میرے قول میں تردد ہو اور کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسالت و نبوت کا دعویٰ کر کے خدا پر الزام لگائے، تو میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی یہی حالت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا اور رسول کو درحقیقت نہیں مانتے تھے، مسلمانوں کے فریب دینے کو ظل اور بروز

اور محبت رسولؐ کا دعویٰ تھا،

اب اس کا ثبوت ملاحظہ کیجئے، حضرت مسیح علیہ السلام کی وہ شان ہے کہ قرآن مجید میں اُنکی تعریف اور عظمت غالباً تیس ۳۰ جگہ سے زیادہ بیان ہوئی ہے، یہاں صرف تین آیتیں نقل کی جاتی ہیں،

آیت

(۱) وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

(سورہ بقر، ع ۱۱)

مطلب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو نشان ومعجزے دیئے اور روح القدس سے اُس کی تائید کی حضرت ممدوح کے نبی ہونے کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ دو دلیلیں حضرت سرور انبیا سے بیان فرماتا ہے، ایک معجزوں کا دینا اور دوسرے روح القدس سے اُن کی مدد کرنا۔"

آیت

(۲) اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

(آل عمران، ع ۵)

مطلب

فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے ایک حکم کی خوشخبری دیتا ہے اُس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ہے، (جس کی شان یہ ہے کہ) دنیا و آخرت دونوں میں وہ صاحب مرتبہ ہو اور اللہ تعالےٰ کے مقبول اور مقربین بارگاہ الٰہی میں ہے۔"

چونکہ حضرت مسیح بغیر باپ کے صرف بحکم الٰہی مریم کے پیٹ سے پیدا ہوئے اس لئے اللہ تعالےٰ نے انھیں اپنا حکم اور حضرت مریم کا بیٹا فرمایا، اور اُن کے ناموں میں ابن مریم بھی شمار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بغیر باپ کے حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا کیا تھا، یعنی جس طرح حضرت آدمؑ کو اللہ تعالےٰ نے بغیر باپ اور ماں کے پیدا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا تھا اسی طرح حضرت مسیحؑ کو صرف بغیر باپ کے پیدا کر کے اپنی قدرت کا دوسرا نمونہ دکھایا، اسی طرح

انبیاے کرام سے عجیب و غریب معجزات دکھلا کر اپنی قدرت کے نمونے دکھلائے ہیں، اِن دو آیتوں میں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کی عظمت و شان بتائی اور اُن کا صاحب معجزات ہونا بیان فرمایا، اب تیسری آیت ملاحظہ کیجئے جس میں چند معجزات کی تفصیل ہے،

آیت

(۳) اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

(سورہ آلِ عمران، ع ۵)

مطلب

اِس آیت میں اُن معجزات کی تفصیل حضرت مسیحؑ کے اقوال سے بیان ہوتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ مسیحؑ بنی اسرائیل سے کہتے ہیں کہ میں تمہارے پروردگار کا نشان لیکر تمہارے پاس آیا ہوں، اِس میں شبہہ نہیں کہ میں مٹی کی چڑیا تمہارے لئے بنا دیتا ہوں، پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے اُڑتی چڑیا ہو جاتی ہے، یعنی جاندار ہو کر اُڑ جاتی ہے اور چنگا کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے یعنی میری صداقت ظاہر کرنے کے لئے اللہ میرے واسطے سے مردہ زندہ کرتا ہے، اور جو کچھ تم گھر میں کھا کر آتے ہو اور جو کچھ چھوڑ آتے ہو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تم فلاں چیز کھا کر آئے ہو اور فلاں چیز گھر میں چھوڑ آئے ہو یہ کیسے علانیہ معجزے ہیں اگر تمہارے دل میں ایمان ہے

مگر چونکہ دہریت کا اِس وقت زور ہے اس لئے مرزا صاحب نے یہود یانہ تحریف کر کے اِن معجزات سے انکار کیا ہے اور اپنے جہل مرکب سے ان یقینی باتوں کے نہ ماننے والوں کو مشرک بتایا ہے اس کی بحث تو کسی دوسرے وقت کیجائیگی اور دکھا دیا جائیگا کہ اونکی دہریت کا شعبہ اور آزاد تعلیم یافتہ حضرات کو اپنی طرف کھینچتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ اونھیں مان گئے ہیں،

مرزا صاحب کے دہریہ ہونیکا ثبوت

برادرانِ اسلام ملاحظہ کریں کہ قرآن مجید کی ان آیات کا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی مذکورہ معجزات کا مرزا صاحب صریح انکار کرتے ہیں، اور صاف لکھتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے (یعنی حضرت عیسیٰؑ سے) کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ کہئے یہ صریح اقوال خداوندی کی تکذیب ہوئی یا نہیں، اور اُس قدوس لم یزل کو حضرت مسیحؑ کے معجزات کی بیان میں مرزا صاحب نے جھوٹا ٹھہرایا یا نہیں؟ یہ نہ کہہ دینا کہ الزاماً لکھا گیا محض غلط ہی کیونکہ وہ صاف یہ کہہ رہے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ اُن سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک جو امر واقعی اور حق ہے اُسی بیان کرتے ہیں صرف الزام نہیں دیتے اور شریعت محمدیہ میں علانیہ جھوٹ بولنا نبی کی توہین کرنا کسیطرح جائز نہیں ہے (قرآن شریف کی یہ مخالفت تو مہذبانہ طریقے سے تھی، اب اُس کے بعد اسی ضمیمہ کے صٓ میں ملحدانہ طرز سے ایک عالی مرتبہ نبی کے معجزات کو اپنے خیال سے اُڑا کر آیات قرآنی کا انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں (ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو، یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو) یہ دوسرے طریقہ سے کلام الٰہی کا انکار ہے یعنی تیسری آیت میں تو نہایت صراحت سے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم بحکم الٰہی اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے، اور مُردے کو جلاتے تھے، مرزا صاحب اِن علانیہ معجزات سے انکار کر کے لکھتے ہیں کہ کسی تدبیر سے علاج کرتے ہوں گے، اس کے بعد کسی لندنی دہریہ کی کتاب دیکھکر کلام الٰہی کی تکذیب تیسرے طریقہ سے کرتے ہیں، اور لکھتے ہیں (مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے، اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے، اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہے) دیکھا جائے کہ حضرت یسوع مسیحؑ کے علانیہ اور نہایت بیّن معجزات میں دہریوں کے خیالات ظاہر کر کے اُن یقینی

معجزات سے انکار کررہے ہیں، اور پھر اسی پر بس نہیں ہے بلکہ اسکے بعد علانیہ طور سے اُنھیں مکار اور فریبی ٹھیراتے ہیں اور کہتے ہیں (اور آپکے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہیں تھا،) یہ کیسا علانیہ کلام الٰہی کا انکار ہے اور ایک اولوالعزم رسول خدا کی توہین و تکذیب ہے، یہ چوتھا طریقہ انکار کا ہے (پھر افسوس ہے کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں آپکا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے) تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی، آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دیسکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے، اب سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) یہ پانچویں طریقہ سے انکار کلام الٰہی ہے اور صرف انکار ہی نہیں بلکہ خدائے قدوس پر سخت الزامات ہیں، اور اُسکے مقدس رسول کی نہایت ہتک ہے، کیونکہ ان الزامات کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، کیونکہ مکار اور فریبی کو صاحب معجزہ کہتا ہے، اور اُسکے معجزے بیان کرتا ہے، اور مکار اور فریبی کو رسول بنا کر بھیجتا ہے، اُسکے رسول بازاری شہدوں کیطرح عیاش و بدچلن ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) اُنکی ذاتی اور نسبی دونوں طرح کی حالت ایسی خراب بھی ہوتی ہے کہ ہر ایک بھلا آدمی اُسے عار سمجھتا ہے، ہمدردان اسلام! اس نازک وقت میں مرزا غلام احمد کے یہ خیالات دشمنانِ اسلام اور بالخصوص دہریوں کی کیسی تائید کرتے ہیں، یہ تو مرزا صاحب کے ملحدانہ خیالات کا جوش تھا، اور جب ہوش ہوا تو سمجھے کہ یہ مسلمانوں کے بہت خلاف لکھا گیا، قرآن مجید میں تو حضرت مسیح کی بہت تعریف آئی ہے اسلئے اُسی ضمیمہ کے صفحہ ۹ کے حاشیہ میں ناواقف مسلمانونکو فریب دیتے ہیں، اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے جو یسوع مسیح کو گالیاں دیں تو الزاماً دیں، اور اس کا دوسرا جواب صفحہ ۹ کے حاشیہ میں دیتے ہیں اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا کہ جسنے خدائی کا دعوے کیا،" اس فریب کو ملاحظہ کیا جاسکے کہ قرآن مجید میں نصاریٰ ہی کو سمجھایا ہے جو حضرت عیسٰی کو خدا کہتے ہیں اور ثالث ثلثہ قرار دیتے ہیں، اور جسطرح عیسٰی اور مسیح اُنکا نام ہے اُسیطرح انجیل میں اُنکا نام یسوع بھی

کو خدا کہتے ہیں، اور ثالث ثلاثۃ قرار دیتے ہیں، اور جس طرح عیسیٰ اور مسیح انکا نام ہے اسیطرح انجیل میں انکا نام یسوع بھی ہے اور یسوع حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں ہے، اور مرزا صاحب بھی جانتے ہیں چنانچہ توضیح المرام میں لکھتے ہیں کہ مسیح اور عیسیٰ اور یسوع تینوں ایک ہی شخص کا نام ہے، یہاں وہ مشہور مثل کیسی صادق آئی کہ دروغگورا حافظہ نباشد یعنی اور دلائل کے علاوہ مشہور مثل سے بھی جھوٹے ثابت ہوئے،

عرصہ ہوا کہ یہ الزامات صحیفہ محمدیہ نمبر ۲ میں دیئے گئے ہیں میاں عبید اللہ مرزائی بتائے کہ اسوقت تک کس مرزائی نے اسکا جواب دیا ہے ہمارے سامنے پیش کرے، ورنہ کسی ناپاک نالی میں ڈوب مرے، یہ صحیفہ ماہ محرم ۱۳۳۵ھ میں چھپا ہے اسکا عنوان بقلم جلی یہ ہے **مسیح قادیان اور توہین انبیائے ذیشان** اسکو چھپے ہوئے پانچ برس ہو رہے ہیں اب یہ عبید مبلغ دکھلائے کہ ان الزاموں کا جواب قادیان یا آپکے مکان کے کس طاق میں ہے، مگر یہ یقینی بات ہے کہ مبلغ صاحب قطعاً جھوٹے ہیں ہم ہزار روپیہ دیتے ہیں اگر وہ یا انکا کوئی بھائی اسکا جواب دے،

اے برادران اسلام ہوشیار ہو جاؤ، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت سے واقف ہو کر اُس سے دور رہو اور اپنے ایمان کو بچاؤ اور اس مضمون کو مکرر دیکھو (مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا توریت شریف اور قرآن مجید سے) اسکا ثبوت فیصلہ آسمانی کے تینوں حصوں میں کامل طور سے دیا گیا ہے اور قرآن مجید کی متعدد آیتیں دکھائی ہیں دوسرا مضمون اُس صحیفہ کے صفحہ ۴۷ میں منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی ہے جسکے ظہور کا انتظار ہر دم تک اُنھیں رہا اور مختلف طور سے یقینی الہامات بیان کئے ہیں جنکے غلط ہو جانے سے مرزا صاحب کا یقینی جھوٹا ہونا قرآن مجید اور توریت مقدس سے ثابت ہو گیا اور صرف جھوٹا ہی ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ اور کا دہریہ اور فریبی بندہ ہونا بھی ثابت ہوا، اہل حق حضرات جنھیں اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی عقل و فہم دی ہے وہ مرزا صاحب کی کذابی کو ملاحظہ فرمائیں، منکوحہ آسمانی کی نسبت انہوں نے اشتہاروں اور رسالوں میں اسقدر غل مچایا ہے اور دم موت تک اسپر وثوق ظاہر کیا ہے جسکی حد نہیں ہے باینہمہ وہ پیشین گوئی پوری نہوئی اور نہایت علانیہ طور سے دنیا نے انکا جھوٹا ہونا معاینہ کر لیا اور کلام الٰہی میں اسکی صراحت دیکھ کر انکے جھوٹے ہونے پر ایمان لانا فرض ہو گیا (**منکوحہ آسمانی کی نسبت چند الہامات**) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مشتہر کرتے ہیں، (۱) ان دنوں جو زیادہ تصریح کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جسکی نسبت درخواست کیگئی تھی ہر ایک مانع دور کرنیکے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاویگا۔ (فیصلہ آسمانی حصہ اول صفحہ ۲) لفظ انجام کار پر خوب نظر رہے (۲) خدا تعالیٰ ان سبکے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا، اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو

ٹال سکو (۱۰ ؍جولائی ۱۸۸۸ء) اسمیں بھی یہی لفظ انجام کار ہے اور اسپر اضافہ یہ ہے کہ اسے خدا کی اُن باتوں میں سمجھا گیا ہے جسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اسکا حاصل یہ ہوا کہ کوئی شرط وغیرہ اُس نکاح کو روک نہیں سکتی انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی کوئی اُسے روک نہیں سکتا۔ (۲) ۲ مئی ۱۸۹۱ء

حقانی پریس لودھیانہ میں اشتہار نصرت دین طبع کرایا ہے اوسمیں لکھتے ہیں) مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کی نسبت بحکم الہام الٰہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے یہی مقدر اور قرار پا چکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئیگی ۔ (صفحہ ۳۲ و ۳۳ فیصلہ آسمانی حصہ اول) میں اس اشتہار کی پوری عبارت نقل کر کے اوسکی شرح کی ہے ۔ اسپر خوب نظر رہے کہ اسمیں مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی۔ اب ظاہر ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی اور اونکے کہنے کے بموجب خدا تعالیٰ پر یہ الزام ضرور آیا کہ وہ عالم الغیب نہیں ہے اور اپنے رسولوں کو فریب دیکر جھوٹی پیشین گوئیاں کراتا ہے ۔ (۳) ازالۃ الاوہام حصہ اول صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴ مطبوعہ بار سوم مطبع انوار احمدی میں مرزا صاحب لکھتے ہیں

خدا تعالیٰ نے پیشینگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی اور وہ لوگ کوشش کرینگے کہ ایسا نہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اسکو تمہاری طرف لائیگا۔ اور ہر ایک روک کو درمیان سے اوٹھا دیگا۔ اور اس کام کو ضرور پورا کریگا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے (فیصلہ آسمانی حصہ اول صفحہ ۳۵، ۳۶) اس عبارت میں مرزا صاحب نے اپنے وثوق بیان کرنیکی انتہا کر دی ذیل کے جملوں کو ملاحظہ کیجیے ۔ (۱) انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی (۲) آخر کار ایسا ہی ہوگا (۳) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اسکو تمہاری طرف لائیگا (۴) ہر ایک روک کو درمیان سے اوٹھا دیگا ۔ (۵) اس کام کو ضرور پورا کریگا ۔ ان پانچوں جملوں نے نہایت صراحت سے بالیقین ثابت کر دیا کہ اس نکاح کو شرط وغیرہ کوئی شئی روک نہیں سکتی بلکہ اس کا ظہور ضرور ہوگا ۔ اس آخری جملے نے وثوق و یقین کی انتہا کر دی ناظرین ! برائے خدا اس بات پر غور فرمائیں کہ اس مشہور پیشینگوئی کے متعلق میں نے چار قول مرزا صاحب کے نقل کئے ہیں انمیں پہلا قول ۱۸۸۸ء کا ہے اوسکے بعد آخر عمر ۱۹۰۸ء یعنی بیس ۲۰ برس تک اس منکوحہ کے انتظار میں رہے اس مدت میں کسی وقت اونھوں نے قطعی مایوسی کا اظہار نہیں کیا بلکہ آخر عمر تک جب کوئی جملہ اونھوں نے کہا ہے اوس سے امید ہی معلوم ہوتی ہے اسیطرح اوسکے شوہر کے مرنیکی نسبت اونھوں نے بار بار پیشینگوئی کی ہے اور خود اپنے ایک رسالہ انجام آتھم میں سات مرتبہ مختلف طور سے اپنا یقین بیان کیا ہے کہ وہ ضرور مریگا اور ایک جگہ اسپر قسم بھی کھائی ہے مگر انجام اوسکا یہی ہوا کہ نہ اوس کا شوہر مرا اور نہ وہ فرضی منکوحہ اونکے نکاح میں آئی یہانتک کہ وہ اونکا رقیب ابتک زندہ موجود ہے اور یہ واقعے ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہیں کہ معائنہ ہو رہا ہے ۔ بھائیو ۔ اب اسپر غور کرو کہ جب ایسے قطعی الہامات جو تمام عمر یقینی طور پر ہوتے رہے اور مرزا صاحب اونھیں خدا کیطرف سے بتاتے رہے مگر وہ قطعاً جھوٹے ثابت ہوئے اب وہ الہامات جسکی وجہ سے اونھوں نے مجدد ہونیکا دعویٰ کیا اور نبی اور رسول ہونیکے مدعی ہوئے اون پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے کوئی معیار ایسی ہو سکتی ہے جو ان دونوں میں فرق ظاہر کر دے اور یہ بتا دے کہ منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی اور اُسکے شوہر کے مرنے کے الہامات جھوٹے ہو گئے

۵ اس بیان سے مرزا صاحب نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے بیان کو جھوٹا ثابت کر دیا ۱۲ منہ

ہونیکے مدعی ہوئے اون پر کیونکر اعتبار ہوسکتا ہے کوئی معیار ایسی ہوسکتی ہے جو ان دونوں میں فرق ظاہر کردے اور یہ بتادے کہ
منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی اور اُسکے شوہر کے مرنے کے الہامات جھوٹے ہوگئے تو ہوگئے مگر جو الہامات نبوت و رسالت
کی نسبت تھے وہ ضرور سچے ہیں، بھائیو کوئی حق پسند یہ نہیں کہہ سکتا جھوٹا ثابت ہونے کیلئے تو ایک جھوٹ کا ثبوت کافی ہے
مرزا صاحب کی ان پیشین گوئیوں کے جھوٹا ثابت ہونے سے مرزا صاحب کے بہت سے جھوٹ ثابت ہوئے (اسکی تفصیل فیصلہ آسمانی میں دیکھی جائے)
حاکم وقت کی کچہری میں جس گواہ کا ایک بھی جھوٹ ثابت ہوجائے تو دنیاوی بات میں اوسکی پھر شہادت مقبول نہیں ہوتی مگر مرزائی حضرات کی
عقل پر کمال افسوس ہے کہ دینی بات میں تمام امت محمدیہ کے خلاف ایسے کذاب کو نبی مانتے ہیں اور کچھ خوف خدا نہیں کرتے اب اونکے کذب پر کلام الٰہی کی
شہادت ملاحظہ کیجائے۔ (توریت کی کتاب استثنا باب ۱۸ میں ہے) کہ جب کوئی نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اوس نے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو
تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔" الغرض توریت مقدس میں سچے نبی کی یہ شناخت بیان کی ہے کہ جو پیشین گوئی کرے
اور وہ پوری نہو یا جسکی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوجائے وہ جھوٹا ہے اُس نے الہام الٰہی سے پیشینگوئی نہیں کی بلکہ اپنی طرف سے
بطور فراست یا علم نجوم وغیرہ سے کی ہے اور قرآن شریف میں ارشاد ہے فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ط (سورہ ابراہیم رکوع)
یعنی ایسا گمان و خیال ہرگز نکرنا کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے۔" اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے رسولوں سے وعدہ خلافی نکرنیکو کس زور
اور تاکید سے بیان فرمایا ہے اسکا گمان و خیال کرنیکو بھی تاکید سے روکا یعنی یہ کسطرح نہیں ہوسکتا کہ اللہ پاک نے کسی رسول سے کوئی وعدہ یا وعید کرے اور
پھر اوسے پورا نکرے۔ اب اُن وعدوں میں غور کیجیے جو بقول مرزا صاحب اللہ تعالےٰ نے اونسے کئے ہیں جنکی نقل گذشتہ چار نمبروں میں کی گئی ہے اور وہ پھر
پورے نہوئے لہٰذا یقینی طور سے ثابت ہوگیا کہ جسطرح توریت مقدس سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے اسیطرح قرآن مجید کے نص قطعی سے اونکا یقینی
جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا، اور اس مضمون کی متعدد آیات قرآن مجید میں مذکور ہیں (فیصلہ آسمانی حصہ اول و سوم ملاحظہ کیا جائے)
کہئے جناب عبید اللہ صاحب مرزائی آپنے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۷ کے جواب دینے کا تو دعویٰ کیا مگر اُن عظیم الشان دو مضمونوں کے جواب سے
ایسے عاجز ہوئے کہ اپنے جھوٹے ہونیکا بھی خیال نکیا مگر جنکے پیر نے صدہا جھوٹ بولے ہوں پھر اونکے مرید اگر چند جھوٹ بولیں تو کوئی تعجب کی
بات نہیں ہے مبلغ صاحب اسکو آپ یقین کرلیجیے کہ آپکے مرشد بالیقین جھوٹے ہیں اور انکا جھوٹا ہونا قرآن مجید و توریت مقدس و احادیث صحیحہ سے اور اونکی
متعدد اقراروں سے ثابت کردیا گیا ہے مگر اسوقت تک کسی نے جواب نہیں دیا اگر کسیکو جواب کا دعویٰ ہو تو سامنے آئے جب ہو تو آپکا کوئی برادر
خورد و کلاں ہو ہم اپنے رسالوں کو دیکھا کر اونکا اعتراض انکو سنائیں اور آپ انکے جواب کو سنائیے عام جلسہ ہو حاضرین جلسہ فیصلہ کریں
ہم کہتے ہیں کہ آپ لوگ کیا کرینگے قادیان میں جو آپکے سرگروہ کہلاتے ہیں وہ بھی نہیں کرسکتے۔ مصرع [illegible]

خواجہ کمال مرزائی اور مسلمانان رنگون

مرزائی صاحبان کی فریب آمیز کارروائیوں اور انکی کوششوں سے غالباً اب بہت سے مسلمان واقف ہوچکے ہیں، کوئی لندن میں تبلیغ اسلام کا دل فریب نام لیکر مسلمانوں کو شکار کر رہا ہی کوئی افریقہ میں کوئی امریکہ میں کوئی بصرہ میں غرض جسکو جہاں موقع ملا اپنی گرم بازاری کی فکر و نمیں مشغول ہی سب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہوسکے مسلمانونکو حضرت ختم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ رحمت سے نکال کر مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کا ذبکا معتقد بنائیں اور اپنا جتھا بڑہا کر آمدنی کے ذرائع وسیع کریں۔

بظاہر اسوقت ان میں دو پارٹیاں نظر آتی ہیں ایک محمودی پارٹی جو مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود کی طرفدار ہیں دوسری کمالی پارٹی جو خواجہ کمال کے زیر اثر ہے۔

محمودی پارٹی برملا ختم نبوت کا انکار کرکے مرزا کی نبوت و رسالت کا (نعوذ باللہ منہ) اعلان کرتی ہی اور تمام مسلمانان عالم کو جو مرزا کو نہیں مانتے کافر کہکر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتی ہی، اور کمالی پارٹی ایک گہری پالیسی کی بنا پر مرزا کو مجدد و محدث وغیرہ القاب سے یاد کرتی ہی نبوت و رسالت کا ناواقفوں کے بہکانے کیلئے انکار کرتی ہی مسلمانوں کے کافر کہنے کا وظیفہ بھی جو انکے خانہ ساز پیغمبر نے انھیں سکھلایا ہی بلند آواز سے نہیں پڑہتی۔

اس پالیسی کا یہ نتیجہ ضرور نکل رہا ہی کہ سادہ لوح مسلمان جس قدر جلد کمالی پارٹی کا شکار ہوتے ہیں محمودی پارٹی کے نہیں ہوتے۔

مگر واقف کار خوب سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں پارٹیاں اصولاً متحد ہیں مقصد دونوں کا مرزائیت کی تبلیغ اور تحصیل زر ہے منزل مقصود دونوں کی ایک ہے راستہ بدلا ہوا ہے،

المختصر چار یا پانچ ماہ ہوئے کہ خواجہ کمال کا مرکب اجلال رنگون پہونچا تاکہ بلکت برہما میں مرزائیت کی تخم ریزی کریں اور لندن میں تبلیغ اسلام کا دل آویز سبق سنا کر کوئی معقول رقم حاصل کریں اس سے پہلے محض خط و کتابت پر تقریبًا سولہ ہزار روپیہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کیلئے رنگون سے انکو مل بھی چکا تھا، مگر مسلمانان رنگون مستحق صد ہزار مرحبا ہیں اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے کہ خواجہ کی لکچروں کو سنکر وہ چونک اُٹھے اور انہوں نے خواجہ کا مرزائی ہونا اچھی طرح محسوس کرلیا اور بڑے زور کیساتھ مقابلہ کیلئے تیار ہوگئے، یہانتک کہ لکھنؤ سے جناب مولانا مولوی **محمد عبد الشکور صاحب مدیر النجم** عم فیضہ کو رنگون تشریف لیجانیکی تکلیف دی رنگون کی کارروائی زیر طبع ہے جس سے حسب ذیل امور روز روشن کیطرح واضح ہوجائینگے۔

(۱) خواجہ نے ہر چند اپنا مذہب چھپانا چاہا مگر چھپ نہ سکا سبکو معلوم ہوگیا کہ یہ شخص ختم نبوت کا منکر اور ایک جھوٹے اور بدکردار شخص کو نبی و رسول مانتا ہے، اور محض مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے

(۲) مرزا غلام احمد کا اصلی مذہب اور دلی مقصد کیا تھا اور مرزا کے ماننے کا حقیقی نتیجہ و ثمرہ کیا ہے۔

(۳) مرزا اور مرزا کے نہ ماننے والوں کا خارج از اسلام ہونا ایسا صریح ہے کہ جو شخص اسمیں شک کرے وہ تین حال سے خالی نہیں ۱ یا وہ مرزا کی تعلیمات کفریہ سے ناواقف ہے نہ اس نے مرزا کی تصنیفات دیکھی ہیں نہ اسکے رد میں جو کتابیں علمای دین نے لکھیں انکو مطالعہ کیا ہے ۲ یا وہ شریعت الٰہیہ کو لڑکوں کا کھیل سمجھتا ہے کہ جسکا جی چاہے جس بات کو مانے جسکا جی نہ چاہے نہ مانے ۳ یا وہ ایسا جاہل ہے کہ اسکو یہ بھی معلوم نہیں کہ کس چیز سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور کس چیز سے کافر ہوجاتا ہے۔

(۴) مرزائیوں کا ترجمہ قرآن مجید سر تا پا مرزائیت کی کفریات صریحہ سے بھرا ہوا ہے اور دین الٰہی کے بالکل خلاف ہے۔

اہل رنگون کی دینی حمیت

لائق تہنیت ہے کہ (۱) انہوں نے جناب مولانا مولوی محمد عبد الشکور صاحب

مدیر النجم عم فیضہ کے مضامین عالیہ کو جو جمیعۃ العلماء رنگون کیطرف سے نکلے اردو انگلش۔ چوسیا۔ گجراتی برہما وغیرہ متعدد زبانوں میں ترجمہ کراکر اور چھپوا کر خوب شائع کیا انھیں کی اس سعی مشکور کا نتیجہ ہے کہ صوبہ برہما ایک بڑے مہلک فتنہ سے بچ گیا۔ اور اب ان زرین واقعات کی روئداد بھی اہل رنگون ہی چھپوا رہے ہیں

(۲) رنگون میں ایک انجمن بنام **دعوۃ الاسلام** قائم کی اور اسکے دو شعبہ قرار دے **اول** مسلمانوں میں دینی واقفیت پیدا کرنا شریعت الٰہیہ کے زبانی درس کو جو ایک مدت سے متروک ہو چکا ہے از سر نو قائم کرکے مسلمانوں کو جہالت کی تاریکی سے نکالنا۔ **دوم** غیر مسلمین کو اسلام کی دعوت دینا اسلام پر جو حملے اندرونی یا بیرونی ہو رہے ہیں انکا مہذب و تشفی بخش جواب دینا۔

یہ انجمن ان دونوں شعبوں کے مقاصد کیلئے علمائے اسلام ایدہم اللہ تعالےٰ کی مفید تحریرات و تقریرات کی طالب ہے مفید اور ضروری رسائل کی اشاعت بھی کریگی اور صوبہ برہما میں دورہ کرنے کیلئے اچھے اور مصلح واعظین کا تقرر بھی عمل میں لائیگی غالباً انجمن کے قواعد و مقاصد مرتب ہو چکے ہونگے اور پہلے شعبہ کا کام بھی شروع ہو گیا ہوگا۔

اس انجمن کیلئے عارف معلم صاحب تاجر رنگون نے پچاس روپیہ ماہوار نقد مقرر کیا اور دو سو روپیہ ماہوار کرایہ کا مکان چھ ماہ کیلئے دیا اور حاجی یوسف صاحب و حاجی داؤد صاحب تاجران رنگون نے بھی بڑی عالی ہمتی کے ارادے ظاہر کئے ہیں خدا پورا کرے اور قبول فرمائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس انجمن کے ضروری حالات وقتاً فوقتاً صحیفہ ہذا میں شائع ہوتے رہینگے۔

(۳) عارف معلم صاحب نے مبلغ ایکہزار روپیہ اشاعت کتب دینیہ کیلئے مطبع رحمانیہ میں بھیجا۔

دعا ہے کہ حق تعالےٰ اہل رنگون کی توفیق اور زیادہ کرے اور تمام مسلمانوں کو ایسی خدمات دینیہ کی توفیق دے اور انکے دلوں کو اپنے دین پاک کے درد و محبت سے معمور رکھے“

اس مبارک انجمن سے ضروری التماس

مرزائی فتنہ روز بروز ترقی پر ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی جماعت ہے اور چھوٹی جماعت کو جوش زیادہ ہوتا ہے اسلئے جانی و مالی ہر طرح کی کوشش کر رہی ہیں سارے ہندوستان میں انکی مبلغ پھرتے ہیں افریقہ میں انکی مبلغ ہیں بصرہ

دردمندانہ گذارش

تمام برادران اسلام اور احمدی مرزائی اصلی بھائیوں سے یہ خیرخواہ عرض کرتا ہے کہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے صرف آپکی ہمدردی کے خیال میں مرزا غلام احمد صاحب کی واقعی حالت مختلف طور سے نہایت روشن کرکے آپکو دیکھائی ہے اور اسکے اعلان اور اظہار میں بہت روپیہ صرف کیا ہے اور اس سے سوائے آپکی خیرخواہی کے دنیاوی فائدہ کسیطرح کا نہیں اوٹھایا بخلاف سرگروہ مرزائیوں کے۔ اسکو جاننیوالے خوب جانتے ہیں اور ہر ناواقف تحقیق سے جان سکتا ہے کہ جو رسالے اور اعلانات مرزا صاحب کے اظہار حال میں لکھے گئے ہیں اُنسے نہایت روشن ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوی میں یقینی جھوٹے ہیں اور اُنکے جھوٹے ہونیمیں کسیطرح کا شبہہ نہیں رہا اور ایک طرح سے نہیں بلکہ مختلف طریقوں سے یہ دعوی ثابت کر دیا گیا ہے صرف اسی رسالے کو بغور ملاحظہ کیجئے، چار طریقوں سے مرزا صاحب کی کذابی کو اظہر من الشمس کیا ہے،

(۱) قرآن مجید کے ایک نص قطعی سے اور سولہ ۱۶ احادیث صحیحہ سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا ہے (ص۱ سے ۱۶ تک ملاحظہ ہو) اور احمدی حضرات کو اُس آیت اور احادیث کے معنی سمجھنے میں جو غلطیاں ہوئی ہیں اونھیں نہایت تحقیق و تفصیل سے اس طرح سمجھایا ہے کہ طالب حق کو بجز ماننے کے جائے دم زدن نہیں رہی، البتہ وہ احمدی حضرات جنکی گذر اوقات اس دروغ کے ماننے پر ہے یا وہ جناب عالی جو متعدد مذہب بدل چکے ہیں اور اب اس ردوبدل کو عار سمجھتے ہیں افسوس ہے کہ دنیا کی عار کو جہنم کی نار پر ترجیح دیتے ہیں (۲) حضرت محی الدین عربی سید الاولیا کے چار قول مرزا صاحب کی کذابی میں دیکھائے ہیں (ص۱۹ سے ۲۳ تک دیکھئے) (۳) چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ صفحہ میں نہایت علانیہ طور سے ایک عظیم المرتبہ رسول خدا کی سخت توہین دیکھائی ہے جس سے اُن کا دہریہ ہونا اظہر من الشمس ہو رہا ہے، (۴) صفحہ ۲۶ سے ۲۸ تک منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا بیان کرکے قرآن مجید اور توریت مقدس سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا روشن کرکے دیکھایا ہے، اسکی تفصیل فیصلہ آسمانی اور اخبار اہل حدیث جلد ۸ نمبر ۱۳ مطبوعہ ۲۵ رجمادی الاولی ۱۳۲۹ھ و مطبوعہ ۳ رجمادی الثانیہ ۱۳۲۹ھ جلد ۸ نمبر ۱۴ ملاحظہ ہو۔ **چیلنج محمدیہ** ۔ اس رسالہ میں سات ۷ اقراری ڈگریاں ہیں مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے پر عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں میں نہایت مؤکد و مفصل اقرارات ہیں اور تینوں ممالک کے رہنے والوں پر قدرتی طور سے حجت تمام کر دی گئی ہے پہلا اقرار یہ ہے نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (حاشیہ انجام آتھم ص۳۱) اب اونھیں مرے ہوئے بارہ ۱۲ برس ہوگئے اور احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ موجود ہے۔ **خیرخواہ انام محمد اسحاق رحمانی**۔